Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون ۴۴۹

الفضل

روزنامہ

بروز اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

جلد ۶۱/۲۶ | ۲۸ شعبان ۱۳۹۲ھ | ۸ اخاء ۱۳۵۱ ہش | ۸ اکتوبر ۱۹۷۲ء | نمبر ۲۳۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دورِ اوّل میں اسلام کے دنیا میں غالب آنے کی وجہ یہ تھی

کہ

صحابہؓ کے دلوں کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں

"(صحابہ کرامؓ کی) دل کی نالیاں اطاعت کے پانی سے لبریز ہو کر بہہ نکلی تھیں۔ ان کی اطاعت اور اتحاد کا ہی نتیجہ تھا کہ انہوں نے دوسرے دلوں کو تسخیر کر لیا۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ وہ تلوار جو ان کو اٹھانی پڑی وہ صرف اپنی حفاظت کے لئے تھی۔ ورنہ وہ تلوار نہ بھی اٹھاتے تو وہ یقیناً زبان ہی سے دنیا کو فتح کر لیتے۔ ......

پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہؓ بڑے اہل الرائے تھے۔ خدا نے ان کی بناوٹ ایسی ہی رکھی تھی۔ وہ اصولِ سیاست سے بھی خوب واقف تھے۔ کیونکہ آخر جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرامؓ خلیفہ ہوئے اور ان میں سلطنت آئی تو انہوں نے جس خوبی اور انتظام کے ساتھ سلطنت کے بارِ گراں کو سنبھالا ہے اس سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ ان میں اہل الرائے ہونے کی کیسی قابلیت تھی۔ مگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ان کا یہ حال تھا کہ جہاں آپؐ نے کچھ فرمایا اپنی تمام آراء اور دانشوں کو اسکے سامنے حقیر سمجھا اور جو کچھ پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی کو واجب العمل قرار دیا۔ انکا اطاعت میں گمشدگی کا یہ عالم تھا کہ آپؐ کے وضوء کے بقیہ پانی میں برکت ڈھونڈتے تھے اور آپؐ کے لب مبارک کو متبرک سمجھتے تھے۔ اگر ان میں یہ اطاعت، یہ تسلیم کا مادہ نہ ہوتا بلکہ ہر ایک اپنی رائے کو مقدم سمجھتا اور پھوٹ پڑ جاتی تو وہ اس قدر مراتبِ عالیہ کو نہ پاتے۔" (الحکم ۱۹۰۱ء نمبر ۵)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۷ اخاء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۷ اخاء۔ کل ۶ اخاء کو مسجد اقصیٰ ربوہ میں نماز جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے نہایت لطیف اور اچھوتے انداز میں رمضان المبارک کی برکات کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ حضور نے بتایا کہ حقیقی طہارت آسمانی مدد سے ہی حاصل ہوتی ہے اور ایمان کا درخت اعمال صالحہ کے پانی ہی سے سرسبز و شاداب ہوتا ہے اسلئے رمضان میں ہمیں خصوصیت کے ساتھ اعمال صالحہ بجا لانے چاہئیں۔ حضور نے ایمان کے بیج اور اسکے درخت کی حفاظت کے یہ پانچ ذرائع بیان فرمائے:۔ (۱) عاجزانہ راہ عمل کو اختیار کرنا۔ (۲) فضول اور لغو باتوں سے اجتناب۔ (۳) اموال کی قربانی اور صدقہ و خیرات۔ (۴) شہوات نفسانیہ کا مقابلہ اور نفس پر قابو۔ (۵) دعاؤں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کی کوشش۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ یہ پانچوں ذرائع رمضان شریف میں ہمیں میسر ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہمیں رمضان المبارک کی زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ ایمان کا درخت مضبوط سرسبز و شاداب اور بار آور ہو۔ اور ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کر سکیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شادی کی مبارک تقریب

ربوہ ۷ اخاء۔ کل تیسرے پہر محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صاحبزادی عزیزہ امۃ الحی درثمین سلمہا اللہ تعالیٰ کی شادی کی مبارک تقریب عمل میں آئی۔ ان کا نکاح کل مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خانصاحب آف لندن ابن محترم جناب عبدالسلام خانصاحب آف پشاور سے بعوض پندرہ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔ اور انکے لئے دعا کی خصوصی تحریک فرمائی تھی۔

کل پونے چار بجے شام محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی کوٹھی پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جسمیں افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ صحابہ کرام و بزرگان سلسلہ اور بیرونی جماعتوں کے متعدد احباب کے علاوہ ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اس مبارک تقریب کا آغاز افریقہ کے مخلص احمدی نوجوان مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب شاہد سابق مبلغ گھانا نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ جسکے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اور مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی دعائیہ نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں مکرم محمد احمد صاحب انور حیدر آبادی نے ایک نظم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی اور دوسری نظم جو مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے نے صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب سلمہ اللہ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے لکھی تھی پڑھ کر سنائیں۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لمبی اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب بخیر و خوبی سرانجام پائی۔

ادارہ الفضل اس مبارک تقریب پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، حضور کی بیگم صاحبہ مدظلہا، حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور آپکی بیگم صاحبہ محترمہ و دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور محترم جناب عبدالسلام خانصاحب اور ان کے خاندان کے تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو ہر لحاظ سے دونوں خاندانوں اور جماعت کے لئے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے۔ دولہا اور دلہن کو (جو عنقریب لنڈن جا رہے ہیں) اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے اور زندگی کے ہر پہلو سے دینی اور دنیوی دونوں لحاظ سے نیک نصیب بنائے اور ان سے خادم دین اور با اقبال نسل چلائے۔ آمین ثم آمین

پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ، قائم مقام ایڈیٹر: شیخ خورشید احمد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

رمضان کا مہینہ دُعائیں کرنے اور رُوحانی کمالات حاصل کرنے کا ایک خاص موقع ہے

ان ایام سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے لئے اپنے بھائیوں کے لئے اور اسلام اور سلسلہ کی ترقی کے لئے خاص طور پر دُعائیں کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، فرمودہ مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۲۸ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ کے متعلق مختلف لوگوں نے اپنے اپنے افکار کے اظہار میں بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ بعض لوگ اپنی محبت کی رو میں بہہ کر اور علم دین سے ناواقفیت کی وجہ سے اس کی طرف ایسی باتیں منسوب کرتے ہیں جو بالکل انسانی نقائص اور انسانی اعمال سے مشابہ ہوتی ہیں۔ مولانا روم نے اپنی مثنوی میں تو

ایک قصّہ

کے ہی طور پر ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ وہ جنگل میں بیٹھا ہوا باتیں کر رہا تھا اور خدا تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہہ رہا تھا کہ اے خدا اگر تُو میرے پاس آئے تو مَیں تجھے نہایت عمدہ اور لذیذ دودھ پلاؤں۔ تیری جُوئیں نکالوں اور تیرے بال درست کروں۔ غرض جو اس چرواہے کے نزدیک عمدہ بکری یا پیارے بچے سے سلوک کیا جاتا ہے وہ خدا سے کرنا چاہتا تھا۔ مولانا روم نے لکھا ہے۔ اس بزرگ نے جب یہ باتیں سنیں تو اس کو ڈانٹا اور کہا یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اس پر انہیں الہام ہوا کہ اسے ڈانٹنا نہیں چاہیئے۔ اس کی یہی باتیں مجھے پیاری لگتی ہیں۔ بات یہ ہے۔ کہ جبتک ایسی باتیں مذہب کا حصہ اور عقائد کی بنیاد نہیں بن جاتیں ایک

عاشقانہ جذبہ کی لَے

ہوتی ہیں۔ اس لئے پیاری لگتی ہیں۔ لیکن جب وہ مذہب میں داخل ہو جائیں اور عقائد کی بنیاد بن جائیں تو یہی باتیں شرک اور کفر بن جاتی اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہیں۔ جیسے حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص ایک موقعہ پر بے اختیار ہو گیا۔ اس کو خدا تعالےٰ کا احسان یاد آیا۔ اس جوشِ محبت میں اس کے مُنہ سے نکل گیا کہ اے خدا! تُو میرا بندہ اور مَیں تیرا خُدا ہوں۔ گویا جوشِ محبت میں اُلٹ بات اُس کے مُنہ سے نکل گئی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خدا تعالےٰ کو اس کی یہ بات بھی پسند آگئی۔ لیکن اگر کوئی جان بُوجھ کر ایسی بات کہے یا اسے اپنا عقیدہ بنا لے تو یہ کفر ہوگا۔ تو جوشِ محبت میں ایک جاہل یا جوشِ محبت کے وقت کی جہالت میں ایک عالم بھی جاہلانہ فقرہ کہہ دیتا ہے مگر اپنی نیت اور وقت اور موقع کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کا پیارا بن جاتا ہے ہاں عقیدہ کے لحاظ سے ایسی بات جائز نہیں ہوتی اور خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو جاتی ہے۔

وہی نقشہ جو مولانا روم نے کھینچا ہے

ہندوؤں کا عقیدہ

ہے۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب پرمیشور سوتا ہے تو لکشمی اسکے پاؤں دباتی ہے۔ ایسا ہی جیسے چرواہے نے عشق میں کہا تھا۔ کسی نے اپنے عشق میں یہ بات کہی جو بعد میں عقیدہ بن گئی۔ یا کسی نے رؤیا دیکھی۔ اور رؤیا کی تعبیر ہوتی ہے مگر لوگوں نے اسے ظاہر پر محمول کر لیا۔

پس ایک تو لوگ ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کے متعلق ایسے خیال اور ایسے عقائد رکھتے ہیں جو اس کو بالکل انسان ثابت کرتے ہیں۔ یعنی ان کے عقیدہ کے رُو سے وہ کھاتا پیتا، اور پہنتا ہے۔ گھوڑوں اور رتھوں پر سوار ہوتا ہے۔ شراب کے تحفے اُسے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ رُوٹھتا ہے۔ ناراض ہوتا ہے۔ بگڑتا ہے۔ ایک دوسرے کو لڑاتا ہے۔ ان باتوں کو عقائد کا جزو بنا لیا گیا ہے۔ اب یہ باتیں عاشقانہ ترنگ اور والہانہ لَے نہیں رہیں جو عقل کے ماتحت تو گناہ ہوتی ہیں مگر

عشق کی لہر

کے جنون میں محبت کا باعث ہو جاتی ہیں۔ ایسی بات کو غلطی کہا جا سکتا ہے۔ مگر نہایت پیاری غلطی۔ اسے ٹھوکر کہا جا سکتا ہے مگر نہایت ہی محبت آمیز ٹھوکر لیکن ان کو جزو مذہب سمجھ لیا گیا ہے اور ان پر عقائد کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ اس لئے کفر بن گئی ہیں۔ اور کچھ لوگوں نے اسکے خلاف اللہ تعالیٰ کے متعلق ایسے عقائد بنا لئے ہیں کہ ان کے ماتحت اللہ تعالیٰ کی ہستی بالکل ایک

فلسفیانہ خیال

رہ جاتا ہے اور وہ تمام صفات سے عاری ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہی کہ وہ دعا کے متعلق کہتے ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور پھر رحیم بھی ہے۔ وہ بندے کی حالت کو خود دیکھ رہا ہے تو خود ہی رحم کرے گا۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہم اس سے دُعائیں کریں اور التجائیں کریں۔ ایک شخص مر رہا ہے تو کیا اسکو محض اسلئے مرنے دیگا کہ وہ اس سے دُعا نہیں کرتا۔ کیا دُعا کے بغیر وہ اپنے بندے کی خبر گیری نہیں کریگا۔ اگر کرے گا تو اس کے سامنے عجز و انکسار کے اظہار کی اور دُعا کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

بے شک اگر خدا کو فلسفیانہ خیال کے مطابق سمجھا جائے تو پھر مَیں ان لوگوں کے خیال کی تردید نہیں کروں گا۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ معاملہ کس سے کرتا ہے۔ ہمارے ملک میں ایک مثل ہے۔ اسے مَیں خدا تعالیٰ کی ذات پر چسپاں تو نہیں کر سکتا مگر اس سے ایک لطیف سبق حاصل کیا جا سکتا ہے اور ایسا سبق حاصل کیا جا سکتا ہے جو خدا تعالیٰ کی صفات کے متعلق بصیرت بخشتا ہے اور اس سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ مثل یہ ہے کہ عقلمند سے عقلمند بھی تین جگہ پاگل ہو جاتا ہے۔ (۱) بیوی سے محبت کرتے وقت۔ (۲) بچے سے پیار کرتے وقت اور (۳) شیشے کے سامنے۔ وہی عقلمند

جو نہایت باریک اور علمی غلطیاں

لوگوں کی نکالتا ہے۔ علم ادب کی ادنےٰ سے ادنےٰ غلطیوں پر ناراض ہو جاتا ہے۔ کسی شاعر۔ ادیب یا خطیب کے کلام اور شعر کو یا کسی مصنف کی تصنیف کو دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا۔ اگر کتاب میں کوئی غلطی ہو تو اُسے بند کر کے رکھ دیتا ہے کہ اُسے پڑھ نہیں سکتا۔ اگر شعر غلط ہو تو اُسے سُن نہیں سکتا۔ اگر خطبہ فصیح نہ ہو۔ اُسے سُنتے ہوئے اُکتا جاتا ہے لیکن بچے سے گفتگو کرتے وقت وہ کہتا ہے۔ یہ چیز "تیلی" ہے یہ "تیلی" ہے۔ یعنی وہ بچہ کی تیلی اور میلی کی نقل کرتا ہے۔ یہاں اس کی حالت بدل جاتی ہے کیونکہ وہ سمجھتا ہے اس وقت وہ ادبا کی مجلس میں نہیں بیٹھا ہوا بلکہ بچہ سے باتیں کر رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ بچہ کا دل رکھنے کے لئے اسی کی سی باتیں کروں۔ اس وقت وہ یہ نہیں کرتا کہ اسی فلسفیانہ کرسی پر بیٹھا رہے جس پر وہ دن بھر بیٹھا رہتا ہے بلکہ اس سے نیچے اُتر آتا ہے۔ کیونکہ اگر وہ نیچے اُتر کر اُسی سطح پر نہ آجائے جس پر بچہ ہے تو اُس کے پاس کبھی نہ آئیگا اور اُس سے کبھی مانوس نہیں ہو سکتا۔ وہ بچہ کے لئے نیچے کی طرف لوٹ آتا ہے تاکہ اُسکو اپنی طرف کھینچ سکے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ بھی اپنی شان کے مطابق انسانی جذبات کے مطابق جس سے اس کی صفات پر حرف نہیں آتا، اپنے مقام سے نیچے نزول کرتا ہے۔ کیونکہ وہ سب کا خدا ہے۔ وہ صرف عقلمندوں اور فلسفیوں کا ہی خدا نہیں۔ بلکہ وہ جاہلوں اور کم عقلوں کا بھی خدا ہے۔ اس لئے وہ سب کی حالت مدنظر رکھتا ہے۔ اور

انسانی فطرت کبھی ناز چاہتی ہے اور کبھی نیاز۔

اس لئے خدا تعالیٰ بھی کبھی ناز کی چادر اوڑھ

لیتا ہے تاکہ بندہ اسے سمجھ سکے ۔ وہی خدا جو علیم و خبیر ہے اور انسان کی حاجات کو خوب جانتا ہے ۔ وہ جس نے رحمٰن و رحیم ہو کر پیدا ہونے سے بھی پہلے انسانوں کے لئے ضروریات رکھ دیں وہ چاہتا ہے کہ بندہ اس سے التجا کرے اور وہ اس کی التجا قبول کرے تاکہ اس کے اندر وہ جلن اور خلش پیدا ہو جس کے بغیر عشق مکمل نہیں ہو سکتا ۔

جو شخص یہ کہتا ہے کہ خدا جب دیکھتا ہے تو خود میری ضروریات پوری کرے گا ۔ اس کے نانو تو ظاہر ہے کہ اس سے محبت کے جذبات نہیں پیدا ہو سکتے یا اسی طرح پیدا ہوتے ہیں ۔ کہ جب مانگوں تو دے گا پکاروں تو بولے گا پس وہ لگاؤ اور وہ جلن جو عشق پیدا کرتا ہے یا جو عشق سے پیدا ہوتی ہے وہ

فلسفیانہ جذبات اور خیالات

سے نہیں پیدا ہوتی ۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنے فضلوں کے ایک دروازے کو آہ و زاری اور عجز و انکساری کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے خدا تعالیٰ کے پردے سے نہیں آتے ۔ نہ اس کو مہینوں یا دنوں سے کوئی تعلق ہے کیونکہ یہ تو سورج سے پیدا ہوتے ہیں جو ایک ادنیٰ چیز ہے اور وہ سورج کا محتاج ہے اس کی پیدائش سے جو مہینے پیدا ہوں ان سے خدا کو کیا تعلق ہو سکتا ہے ۔ جس طرح پانی کنویں سے نکلتا ہے اور ایک زمیندار کھیت کو سیراب کرنے کے لئے ہاتھ میں کھرپا جسے رمبا کہتے ہیں لے کر اس کو صحیح طور پر چلاتا ہے ۔ اب کنویں کو رمبے سے کیا تعلق ہے ۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ کنواں رمبے کا محتاج ہے تو خدا تعالیٰ کا دنوں یا مہینوں یا سالوں سے کوئی تعلق نہیں اور اس کے افضال کسی دن اور مہینہ سے وابستہ نہیں ۔ مگر وہ انسان جس سے خدا تعالیٰ سلوک کرنا چاہتا ہے ۔ وہ مہینوں سے وابستہ ہے ۔ خدا تعالیٰ تو رات دن جاگتا اور ہمیشہ بیدار رہتا ہے ۔ لیکن بندہ تو سوتا ہے اسلئے باوجود اس کے کہ خدا کے لئے دن اور رات کی ساری گھڑیاں ایک جیسی ہیں ۔ مگر انسان کے لئے نہیں ۔ اس لئے فرمایا کہ بندہ کی دعائیں سننے کے لئے میں

رات کی آخری گھڑیوں

میں نیچے اترتا ہوں ۔ یعنی اس وقت دعائیں خاص طور پر قبول کرتا ہوں ۔ یہ گھڑیاں گہری اور میٹھی نیند کی گھڑیاں ہوتی ہیں جو انسان خدا تعالیٰ کے لئے انہیں قربان کرتا ہے اس کی دعا خدا تعالیٰ سنتا ہے اس لئے نہیں کہ خدا کو رات کی آخری گھڑیوں سے تعلق ہے ۔ بلکہ اس لئے کہ بندہ کو ان گھڑیوں سے تعلق ہے ۔

اسی طرح خدا تعالیٰ کے سب مہینے برابر ہیں ۔ مگر بندے پر کسل اور سستی کی حالت آتی ہے اس لئے اس کی خاطر ایک مہینہ مخصوص کر دیا اس لئے کہ بندہ بارہ مہینے خدا تعالیٰ کی طرف ایک سا متوجہ نہیں ہو سکتا ۔ پس خدا تعالیٰ نے اس مہینہ کو اس لئے نہیں چنا کہ اسے

رمضان کا مہینہ پیارا ہے

بلکہ اس لئے چنا کہ بندہ ایک مہینے کو مخصوص کئے بغیر خاص طور پر خدا کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا تھا ۔ پس خدا تعالیٰ نے رمضان کو اس لئے نہیں چنا کہ یہ مہینہ بابرکت تھا ۔ بلکہ خدا نے انسان کو کمال تک پہنچانے کیلئے اسے بابرکت بنایا ۔ قرآن کو بھی رمضان کے ساتھ خاص تعلق ہے ۔ مگر اس لئے نہیں کہ یہ مہینہ مبارک تھا بلکہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اس کمال تک پہنچ گئی کہ قرآن شریف نازل ہو تو وہ رمضان کا مہینہ تھا ۔ اس لئے اسے خدا تعالیٰ نے مبارک بنا دیا تاکہ انسانوں کو یاد دلائے کہ اس مہینہ میں عجز و انکسار اور خدا تعالیٰ کے آگے اپنے آپ کو ڈال دینے سے محمد رسول اللہ خاتم النبیین بن گئے

پس یہ مہینہ ہمارے لئے

نشان ہے

یہ بندوں کو موقعہ دیتا ہے کہ خدا کی طرف خاص طور پر متوجہ ہوں اور جو کام ہمیشہ نہیں کر سکتے کم از کم اس مہینہ میں کر لیں ۔

ان حالات پر نظر ڈالتے ہوئے اور یہ کہ بندوں کے لئے خاص تعلق رکھنے ہوئے یہ مہینہ بابرکت ہے ۔ ورنہ خدا تعالیٰ کیلئے سب وقت یکساں ہیں ۔ چونکہ بغیر وقت کی تعیین کے انسان سست ہو جاتا ہے اور یہ کہتے کہتے کہ پھر کر لیں گے ۔ وقت گزار دیتا ہے اس لئے خدا نے اس مہینہ کو چنا تاکہ سست سے سست اور غافل سے غافل لوگوں کو بھی ہوشیار کرے ۔ چونکہ یہ مہینہ جاہل اور گم گشتہ راہ ہدایت مخلوق کو خدا کی طرف کھینچ لاتا ہے اس لئے بابرکت ہے پس ان برکات سے جو اس مہینہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس حکمت کے ماتحت جو میں نے بیان کی ہے ۔ ہمیں اس سے بہتر سے بہتر فائدہ اٹھانا چاہیئے ۔ جو طبائع پہلے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ تھیں ان کو اس طرح متوجہ ہونا چاہیئے کہ یہ رمضان کا مہینہ چلا جائے مگر ان کے لئے نہ جائے ۔

رمضان کی یہی خوبی ہے

کہ انسان اس ماہ میں خدا تعالیٰ کیلئے رات کو اٹھتا ہے اور دعائیں کرتا ہے ۔ لیکن جو شخص ہمیشہ رات کو اٹھے اور خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنی طاقت اور قوت کے ماتحت عبادت کرے ۔ اس کے لئے

رمضان کے گزر جانے کے بعد

بھی رمضان ہی رہے ۔ پس یہ ناممکن نہیں ہے کہ اس رمضان کی وجہ سے ایسی توفیق مل جائے کہ باقی گیارہ مہینے بھی رمضان ہی رہیں ۔

ہمارے دوستوں کو اس ماہ کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے خصوصیت سے کوشش کرنی چاہیئے اور خصوصیت سے دعائیں کرنی چاہئیں ۔ خدا تعالیٰ تو ہر وقت سنتا ہے ۔ مگر انسان کی ہمت بندھانے کیلئے خدا تعالیٰ نے اسے

خاص موقعہ

دیتا ہے ۔ میں نے دیکھا ہے معمولی کھیلوں اور کاموں میں بھی اگر یہ طریق نہ رکھا جائے تو وہ نہ ہو سکیں ۔ مثلاً ایم اے کا امتحان شاید ہی کوئی پاس کرتا ۔ اگر صرف یہی آخری امتحان رکھا جاتا ۔ پس امتحان کے درجے اسی لئے رکھے جاتے ہیں کہ انسان کو جرأت پیدا ہو اور وہ سمجھے اب میں نے امتحان پاس کر لیا ہے ۔ اب یہ اور اس طرح ترقی کرتا جائے ۔ اسی طرح چھوٹے بچے کو استاد دیکھتا ہے کہ سست ہو رہا ہے تو کہتا ہے ۔ بس ایک دفعہ سبق دہرا لو ۔ تو یاد ہو جائے گا ۔ اسی طرح رسہ کھینچنے کے وقت جب لڑکے سست ہونے لگتے ہیں تو کہا جاتا ہے ذرا زور لگاؤ تو جیت جاؤ گے اس سے ان کے دل مضبوط ہو جاتے ہیں ۔ بات یہ ہے کہ جب انسان کو معلوم ہو جائے کہ اس کا مقصود اسے ملنے والا ہے تو وہ اپنی

انتہائی قوت اور طاقت

خرچ کر دیتا ہے ۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے انسان کی ہمت کی کمزوری کو دیکھ کر کہا تو آج میں تمہاری دعائیں سننے کے لئے تیار ہو گیا ہوں تاکہ جو اپنی کم ہمتی کی وجہ سے اپنی دعائیں اسے سنانے نہیں جاتے وہ آ جائیں تو یہ بندوں کے لحاظ سے باتیں ہیں ۔ پھر جس ہستی نے انسان پیدا کیا وہی جانتی ہے کہ انسان کس طرح ہدایت پا سکتا ہے اسی لئے اس نے یہ طریق رکھا ہے ۔ ورنہ خدا تعالیٰ کامل ہے ۔ ہمیشہ سے کامل ہے اور ہمیشہ کامل رہے گا ۔ وہ بابرکت ہے ۔ ہمیشہ سے بابرکت ہے اور ہمیشہ بابرکت رہے گا ۔ مگر کوئی وجہ سہی ہماری کمزوری ، ہماری سستی ، ہماری کوتاہی کی وجہ سے ہی سہی ۔ بہر حال جب ہماری کمزوریوں نے اس کی برکت حاصل کرنے کا خاص موقعہ ہم پہنچایا ہے تو ہم کیوں اس سے فائدہ نہ اٹھائیں ۔

پس ان ایام میں

خصوصیت سے دعائیں

کرو اور صرف اپنے نفس کو ہی مدنظر نہیں رکھنا چاہیئے بلکہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی اسلام اور سلسلہ کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں ۔ ہم اس وقت ایک جنگ میں ہیں ۔ اور جنگ کے موقعہ پر شخصی ضرورتوں کو قومی ضرورتوں پر قربان کر دیا جاتا ہے ۔ جس طرح جنگ کے موقعہ پر یہ نہیں دیکھا جاتا کہ کسی کا اکلوتا بیٹا ہے ۔ یا دس پانچ بلکہ قوم کی خاطر قربانی کا سوال ہوتا ہے ۔ اسی طرح آج

اسلام کی عظمت کا سوال

ہے اور خصوصیت سے اسلام کی خدمت کی ضرورت ہے ۔

پھر ایک طریق دعا کرنے کا یہ بھی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ۔ دعا کرتے وقت اپنے بھائیوں کو یاد رکھا کرو ۔ یہ منع ہے کہ کوئی شخص اپنے لئے دعا نہ مانگے اور صرف دوسروں کیلئے مانگے ۔ اپنے لئے بھی مانگنی چاہیئے ۔ مگر جب دوسروں کے لئے مانگتا ہے تو

فرشتے اس کے لئے دعا

مانگتے ہیں ۔ جو شخص یہ کہے کہ میں دوسروں کے لئے ہی دعا مانگنے والا ہوں ۔ وہ غلطی کرتا ہے ۔ اس میں کبر پایا جاتا ہے ۔ گویا وہ اپنے آپ کو خدا کا محتاج نہیں سمجھتا ۔ سو اپنے لئے بھی دعا مانگو اور دوسروں کے لئے بھی اس سے

اصلاح نفس اور قربانی کا مادہ

بھی پیدا ہوتا ہے ۔ کیونکہ جب ہم خدا تعالیٰ سے کہتے ہیں کہ ہمارے فلاں بھائی کو یہ شے وہ دے تو کیا جب موقعہ ہو گا ہم خود حتی الامکان اس کی مدد کریں گے یا ضرور کریں گے ورنہ ہماری دعا جھوٹی ہو گی ۔ اس طرح دعا کرنے سے قومی نظام مضبوط ہوتا ہے ۔

پس جماعت کے سب بھائیوں کے لئے مصیبت زدوں کے لئے اور ان کے لئے بھی جو ابتلاء میں ہوں ۔ خواہ وہ ابتلاء روحانی ہوں ۔ ان کے لئے مجموعی طور پر ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں تاکہ ملائکہ ہمارے لئے دعا کریں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے اہم مسائل

مرتبہ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل ناظم افتاء ربوہ

نوٹ:- اس مضمون میں جہاں جہاں حوالہ دیا گیا ہے اس سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے باقی دار الافتاء کی طرف سے جاری شدہ مختلف فتاویٰ کے اقتباسات ہیں۔

رویتِ ہلال

سوال:- رویت ہلال کے متعلق جماعت کا کیا مسلک ہے کیا ایک علاقہ والوں کا چاند دیکھنا دوسرے علاقہ والوں کے لئے کافی ہے؟

جواب:- اس کے متعلق اگرچہ کوئی براہ راست صریح نص مروی نہیں۔ لیکن ایک دفعہ حضرت کریب رضی اللہ شام سے رمضان کے دنوں میں واپس مدینہ آئے اور حضرت عباس رضی نے ان سے چاند کے متعلق پوچھا۔ انہوں نے بتایا کہ جمعہ کی رات کو وہاں چاند دیکھا گیا تھا۔ اس پر حضرت عباس رضی نے فرمایا یہاں مدینہ میں تو ہفتہ کی شام کو دیکھا گیا تھا۔ اس پر حضرت کریب رضی نے کہا شام میں حضرت امیر معاویہ رضی اور دوسرے لوگوں نے خود چاند دیکھا ہے اور اس کے مطابق روزہ رکھا ہے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی نے فرمایا ہم تو اپنی رویت کے مطابق تیس روزے پورے کریں گے یا خود عید کا چاند دیکھ کر افطار کریں گے۔ حضور علیہ السلام نے ہمیں ایسا ہی حکم دیا ہے۔

امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے لیکن باقی ائمہ کا مسلک یہ ہے کہ اگر ایک علاقہ کے رہنے والوں نے چاند دیکھا ہو اور دوسرے علاقہ والوں کو بعد میں خبر پہنچی لیکن انہیں یقین ہو کہ واقعی اس علاقہ میں چاند دیکھا گیا تھا تو وہ اس دن کے روزے سے قضا کریں۔ یعنی عید کے بعد روزہ رکھیں البتہ اس بارہ میں علماء کا اتفاق ہے کہ جن ممالک کا باہمی فاصلہ بہت زیادہ ہے جیسے حجاز اور اندلس یا پاکستان اور مغرب تو پھر ان کے لئے ایک دوسرے کی رویت کی پابندی ضروری نہیں اور جماعت احمدیہ کا مسلک اسی کے مطابق ہے ہماری جماعت ذرائع معلومات میں ریڈیو کی خبر کو بھی عام حالات میں ایک مستند ذریعہ علم تصور کرتی ہے۔

چاند دیکھنے کا غیر طبعی طریق

سوال:- ہوائی جہاز میں بیٹھ کر اوپر جانے والوں کو اگر رمضان یا عید کا چاند نظر آ جائے لیکن زمین پر ظاہری آنکھ سے کسی کو نظر نہ آئے تو کیا روزہ یا عید ہو جائے گی یا نہیں؟

جواب:- اس طرح چاند دیکھنے کا شرعاً اعتبار نہیں کیونکہ یہ تکلف ہے چاند کا دیکھنا وہی معتبر ہے جو عام آنکھ سے بغیر کسی آلہ کی مدد کے دیکھا جائے

جو نہ جانتا ہو کہ رمضان کب شروع ہوا

سوال:- امریکہ کے نو مسلم بشیر الدین صاحب نے لکھا۔ اس وقت میں روزے رکھ رہا ہوں۔ گو مجھے صحیح علم نہیں کہ رمضان کس تاریخ کو شروع ہوا۔ میں نے روزے گزشتہ ماہ کی ۱۲ تاریخ کو شروع کئے تھے اور اس ماہ کی ۲۰ تاریخ تک رکھوں گا

جواب:- حضور نے اس کے جواب میں فرمایا:- "آپ کا خط ملا اس بات کو معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ آپ روزے رکھ رہے ہیں۔ رمضان المبارک ۲۵ مئی سے ۲۳ جون تک رہا اور ۲۴ جون کو عید ہوئی۔ لیکن جس شخص کو علم نہ ہو وہ جس وقت بھی روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مقبول ہیں۔ کیونکہ ہمارا خدا ہمارے علم کے مطابق ہم سے مطالبہ کرتا ہے اگر وہ اپنے علم کے مطابق ہم سے مطالبہ کرے تو دنیا کا کوئی انسان بھی نجات نہ پائے"۔

(الفضل ۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء)

کیا سحری کھانا ضروری ہے؟

سوال:- کیا سحری کھانا ضروری ہے؟

جواب:- سحری کھائے بغیر روزہ رکھنے میں برکت نہیں۔

ویسے ضرورت اور عذر کی صورت میں سحری کھائے بغیر بھی روزہ رکھنا جائز ہے۔ حضرت انس رضی فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تسحروا فان فی السحور برکۃ (بخاری) یعنی سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر درود بھیجتے ہیں۔

(اوجز المسالک شرح مؤطا امام مالک جلد ۲ ص ۱۵)

روزہ اور نیّت کا وقت

روزے کے لئے نیت ضروری ہے۔ بغیر نیت کا ثواب نہیں۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ اُفق مشرق پر سیاہ دھاری سے سفید دھاری شمالاً جنوباً ظاہر ہونے تک کھانا پینا جائز ہے۔ اگر اپنی طرف سے احتیاط ہو اور بعد میں کوئی کہے کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ تو روزہ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کھانا کھانے اور نماز فجر میں ۵۰ آیت پڑھنے تک وقفہ ہوتا تھا۔

(الفضل ۲۰ جولائی ۱۹۱۲ء)

سفیدی میں نیت روزہ

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ میں مکان کے اندر بیٹھا ہوا تھا اور میرا یقین تھا کہ ہنوز روزہ رکھنے کا وقت ہے اور میں نے کچھ کھا کر روزے کی نیت کی مگر بعد میں ایک دوسرے شخص سے معلوم ہوا کہ اس وقت سفیدی ظاہر ہو گئی تھی۔ اب میں کیا کروں؟

حضرت نے فرمایا کہ ایسی حالت میں اس کا روزہ ہو گیا۔ دوبارہ رکھنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ اپنی طرف سے اس نے احتیاط کی اور نیت میں فرق نہیں۔ (بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء)

(بحوالہ فتاویٰ مسیح موعود ص ۱۳۶)

سوال:- اگر بوقت سحری روزہ کی نیت نہ کی جائے اور ۱۰ یا ۱۱ بجے دن روزہ کی نیت کی جائے تو کیا ایسا روزہ جائز ہوگا۔

جواب:- روزہ کی نیت طلوع فجر سے پہلے کی جائے۔ البتہ اگر کوئی عذر ہو مثلاً اسے علم نہیں ہو سکا کہ آج سے رمضان شروع ہے یا سو رہا۔ صبح بیدار ہوتے ہی پتہ چلا کہ آج تو روزہ ہے یا کوئی اور اسی قسم کا عذر ہے تو وہ دوپہر سے پہلے پہلے نیت کر کے روزہ کی نیت کر سکتا۔ بشرطیکہ اس نے طلوع فجر کے بعد سے کچھ نہ کھایا ہو حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے لا صوم لمن لم یجمع الصیام قبل الفجر۔ یعنی روزہ صرف اسی شخص کا ہے جس نے فجر سے پہلے روزہ کی نیت کر لی ہو اس کے ساتھ ہی ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدخل علی بعض ازواجہ فیقول ھل من غداء فان قالوا لا قال فانی صائم۔ (الحدیث مسلم) کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ گھر تشریف لاتے اور دریافت فرماتے کہ کھانے کی کوئی چیز ہے؟ اگر یہ جواب ملتا کہ نہیں تو آپ فرماتے۔ اچھا آج میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر فجر سے پہلے نیت کرنے میں کوئی عذر ہو تو دن کے وقت بھی روزہ کی نیت کی جا سکتی ہے۔ گو حضور کے یہ روزے نفلی تھے۔

سوال:- خیال ہے کہ آج عید ہے صبح آٹھ بجے ناشتہ کر کے عیدگاہ گیا تو معلوم ہوا کہ عید تو کل ہے۔ میں نے اسی وقت سے روزہ کی نیت کر لی اور پھر شام تک کچھ نہ کھایا۔ کیا میرا روزہ ہو گیا؟

جواب:- روزہ کے لئے ضروری ہے کہ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک کچھ نہ کھایا جائے اور نیت روزے کی ہو۔ چونکہ دن کے وقت یہ سمجھتے ہوئے کھانا کھا لیا گیا کہ آج روزہ نہیں۔ اسلئے گناہ تو کوئی نہیں لیکن روزہ بھی نہیں ہوا۔ اس لئے اس کی قضا ضروری ہے

روزہ افطار کرنے کا وقت

سوال:- قرآن کریم کی آیت ثم اتموا الصیام الی اللیل میں اللیل سے از روئے لغت کیا مراد ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا روزہ کی افطاری کے بارہ میں کیا عمل تھا؟

جواب:- لغت میں لیل کے معنے ہیں من مغرب الشمس الی طلوع الشمس یعنی سورج کے غروب ہونے سے لے کر اس کے طلوع ہونے تک کے وقت کو لیل کہتے ہیں۔ لیکن سنت متواترہ اور امت کے اجتماعی عمل سے یہ امر ظاہر ہے کہ آیت مذکورہ میں ساری رات مراد نہیں بلکہ اس کا کوئی حصہ ہے جس میں روزہ کھولنا ہے۔ اب ہم اس حصہ کی تعیین کے لئے قرآنی محاورہ پر غور کرتے ہیں تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ رات کا آغاز یعنی سورج کے غروب ہونے کا وقت بنتا ہے۔ کیونکہ اِلیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ روزہ رات تک رکھنا ہے۔ اور اس کے شروع ہوتے ہی افطار کر لینا ہے۔ چنانچہ احادیث بھی اس مفہوم کی تائید کرتی ہیں۔ بخاری اور مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ وَاَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ

کہ جونہی مشرق سے رات آئے اور مغرب کی طرف دن جائے یعنی سورج افق میں غائب ہو تو اسی وقت روزہ دار کو روزہ کھول لینا چاہیئے۔ اسی طرح فرمایا:

لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (بخاری)

کہ جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے اس وقت تک بہتری اور بھلائی اُن کے ساتھ رہے گی۔ ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ روزہ افطار کرنے میں دیر کرتے ہیں مسلمانوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

ترمذی کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم روزہ جلدی افطار کرنے کا خاص اہتمام فرمایا کرتے تھے۔ (نیل الاوطار ۲۱۷/۴)

پس یہی سنت متواترہ ہے اور اہل سنت والجماعت کے تمام علماء کا اسی کے مطابق عمل ہے۔

سوال:۔ حدیث میں آتا ہے کہ چاند دیکھ کر روزہ افطار کرو۔ کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر چاند سورج ڈوبنے سے پہلے نظر آجائے تو روزہ افطار کر لیا جائے۔

جواب:۔ یہ تو کوئی جاہل آدمی ہی خیال کر سکتا ہے کیونکہ اس کی وجہ اس حدیث کے معنوں پر غور نہ کرنا ہے۔ دراصل بیان افطار کے معنے یہ ہیں کہ لوگ اگلے دن عید الفطر منائیں اور روزہ نہ رکھیں۔ یہ نہیں کہ چاند دیکھتے ہی روزہ کھول دیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح

صوموا لرؤیتہ

کے معنے ہیں کہ چاند نظر آنے پر اگلے دن سے روزے رکھنے شروع کر دو یہ نہیں کہ جونہی چاند نظر آئے اُسی وقت سے روزہ شروع کر دو کیونکہ روزہ کا وقت خواہ وہ روزہ فرض ہو یا نفلی طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ہے اس سے کم وقت کا روزہ صحیح نہیں ہو گا قرآن پاک کی آیت

ثم اتموا الصیام الی اللیل

اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت متواترہ اسی حقیقت کو ثابت کرتی ہے رہا یہ خیال کہ سورج ڈوبنے سے پہلے جو چاند نظر آجاتا ہے وہ دراصل اگلے دن پہلے کا ہے اور یہ دن گویا روزہ کا ہے ہی نہیں۔ تو اصولاً یہ خیال درست نہیں کیونکہ بعض صورتوں میں چاند پہلی کا ہوتے ہوئے غروب آفتاب سے کچھ دیر قبل نظر آسکتا ہے ہاں بعض علماء نے یہ لکھا ہے کہ اگر چاند اس دن دوپہر سے پہلے نظر آئے (گو علم ہیئت کی رُو سے ایسا ہونا بظاہر مشکل ہے) تو پھر چاند دیکھتے ہی روزہ توڑ دینا چاہیئے کیونکہ یہ دن دراصل یکم شوال یعنی عید کا ہو گا۔ ۲۹ یا ۳۰ رمضان کا دن نہ ہو گا۔

چنانچہ علامہ ابن رشد اپنی مشہور کتاب بدایۃ المجتہد میں لکھتے ہیں۔

قال ابو یوسف من اصحاب ابی حنیفۃ والثوری وابن حبیب من اصحاب مالک اذا رؤی الھلال قبل الزوال فھو لیلۃ الماضیۃ وان رؤی بعد الزوال فھو للآتیۃ وروی الثوری انہ بلغ عمر بن الخطاب ان قوما راوا الھلال بعد الزوال فافطروا فکتب الیھم یلومھم وقال اذا رأیتم الھلال نھارا قبل الزوال فافطروا واذا رأیتموہ بعد الزوال فلا تفطروا (۱۹۵/۱)

یعنی حنفیوں میں سے امام ابو یوسف رح اور مالکیوں میں سے امام حبیب رح نیز امام ثوری رح کا مسلک یہ ہے کہ اگر شوال کا چاند دوپہر سے پہلے نظر آجائے تو روزہ توڑ دینا چاہیئے کیونکہ یہ چاند آنے والی رات کا نہیں بلکہ گزشتہ رات کا ہے۔ حضرت عمر رض کے زمانہ میں ایک علاقہ کے لوگوں نے دوپہر کے بعد چاند دیکھا اور اسی وقت روزہ کھول لیا حضرت عمر کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے انہیں تنبیہہ فرمائی اور لکھا کہ اگر چاند دوپہر سے پہلے دیکھا جائے تو پھر تو روزہ توڑ دینا چاہیئے لیکن اگر وہ دوپہر کے بعد نظر آئے تو پھر تو روزہ مکمل کرنا چاہیئے۔ اور غروب آفتاب سے قبل نہیں کھولنا چاہیئے۔

واللہ اعلم بالصواب

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار
ماہنامہ تحریک جدید ربوہ
آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف ۔/۷ روپے ہے (مینیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۲۵۰۰
گنپت روڈ لاہور کو یاد رکھیں۔

کاغذ اور گتہ
بازار سے رعایتی نرخوں پر خریدنے کیلئے
پیپر کارنر گنپت روڈ لاہور فون ۶۲۵۲۳ پر تشریف لائیں
ملک عبداللطیف ستکوہی — ملک محمد حنیف
۶۲۵۱۶ ← گھر کا فون نمبر → ۶۲۵۱۸

جدید فیشن کے مطابق سونے کے
سادہ و جڑاؤ زیورات
اور چاندی کے خوشنما ٹی سیٹ و برتن کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ مال روڈ لاہور فون ۵۲۳۲۶

ھو الشافی
بواسیر خونی و بادی کی اکسیر دوا پائلز کیور
کے متعلق ایک رپورٹ
"میں لاہور سے PILES CURE کے تین پیکٹ (کورس) لے آیا تھا مختلف مریضوں نے استعمال کئے اور
کلی طور پر تندرست ہو گئے"
اقتباس خط غلام رسول صاحب معرفت حنیف میڈیکل سٹور احمد پور شرقیہ (بہاولپور) بواسیر کی دوا پائلز کیور کے علاوہ سر درد اور اعصاب کی پرانی درد کے لئے HEADACHE CURE دائمی درد کے لئے PAINS CURE پائیوریا یا مسوڑھوں کے لئے پائیوریا کیور اور دانتوں کے کھوکھلے پن کے لئے CARIES CURE ہے چالیس کیپسولز کا ایک کورس ۔/۱۶ بفضلہ تعالیٰ کافی ہے آزمائش کے لئے چھوٹی طاقت کے بیس کیپسولز ۔/۳ روپے ہیں۔ خرچ ڈاک ۱/۷۰ اپنے قریبی دوا فروشوں سے طلب کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور
ڈاکٹر وراجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

موٹر ڈرائیونگ
سکھانے کیلئے ہمارا ادارہ دس بارہ سال سے عوام کی خدمت بجا لا رہا ہے
سینکڑوں نوجوان ٹریننگ حاصل کر کے باعزت روزی کما رہے ہیں
عرصہ ٹریننگ صرف ایک ماہ۔ کلاسیں صبح و شام آپ کسی کلاس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔
فیس داخلہ: مکمل کورس ۔/۱۵۰ روپے لائسنس حاصل کرنے میں پوری مدد کی جاتی ہے
رہائش کا انتظام مفت
پرنسپل ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ لدھیانہ روڈ لائل پور (بالمقابل [illegible] دفتر)

جرمولین رجسٹرڈ
نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جلدی امراض کیلئے زود اثر مرہم قیمت ایک روپیہ
حمیدیہ دواخانہ [illegible] لائلپور فون ۶۹۰۶

تریاقِ اٹھرا — اٹھرا کے علاج کے لئے — کورس پندرہ روپے — نورِ نظر — اولاد نرینہ کے لئے — کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۵۲۸

شادی کی مبارک تقریب

مورخہ ۴ راکتوبر ۱۹۷۲ء کو بعد نماز عصر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل کی صاحبزادی عزیزہ امۃ السمیع راشدہ صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی ان کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم منصور احمد صاحب عمر شاہد مربی سلسلہ سے پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں جو کہ محترم مولانا صاحب موصوف کے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں منعقد ہوئی دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جو کہ مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب ختک نے کی۔ بعد ازاں محترم جناب نسیم سیفی صاحب کی ایک نظم جو خاص طور پر اس تقریب کے لئے لکھی گئی تھی مکرم مولوی صالح محمد صاحب شاہد نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ پھر مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم اے نے اپنی ایک دعائیہ نظم پڑھ کر سنائی۔ اور عزیزم منصور الحق صاحب ابن محترم ابوالمنیر نورالحق صاحب نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا دعائیہ منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا فرمائی۔

اگلے روز ۵ راکتوبر کو بعد دوپہر مکرم منصور احمد صاحب عمر واقف زندگی کے والد محترم ملک غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت شرقی میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو دونوں خاندانوں کے لئے اور سلسلہ کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور ترقی و سعادت کا موجب بنائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم
سابق ایڈیٹر الفضل
کا
مجموعہ کلام
زنجیرِ گل
انتخاب و تعارف لطیف قریشی — قیمت: ۹ روپے
اپنے شہر کے ہر اچھے کتب فروش سے حاصل کریں
ربوہ میں ملنے کا پتہ: ہمالیہ جنرل سٹور گولبازار ربوہ
ناشر: خالد ندیم پبلیشرز کشمیری بازار راولپنڈی
اردو خالد ندیم پبلیشرز متصل ریلوے اسٹیشن بازار لائل پور

فارمیسی
پائلز کیور، سپلین کیور
اور
استھما کیور وغیرہ
پیٹنٹ ادویات
کے علاوہ
ہومیوپیتھک و بایوکیمک گولیاں
پوٹینسیاں۔ مدر ٹنکچر اور کتب بھی ہمارے ہاں دستیاب ہیں
ڈاکٹر احمد ہومیو اینڈ کیمیکل ربوہ فون ۶۶

قابل فروخت مکان
ایک عدد پختہ دو منزلہ مکان بنام طارق منزل
خطہ نمبر ۹ رقبہ دو کنال محلہ دارالصدر غربی الف
نزد مسجد لطیف پانی میٹھا۔ مسقف رقبہ ۲۵ صد مربع فٹ
دو حصص میں قابل تقسیم
قیمت ۴۰ چالیس ہزار۔ خواہشمند احباب موقع پر
ملاحظہ فرماویں اور پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔
میاں نذیر احمد ناصر محلہ موتی مسجد ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

خالص ولایتی نسل کی صحت مند
مرغیاں
یکروزہ چوزے اور بچہ دینے والے انڈوں کے لئے
خلیل پولٹری فارم ربوہ
ریٹ یکروزہ چوزے ۲۷۵ روپے سینکڑہ
پانچ صد سے زائد ۲۲۵ روپے سینکڑہ
مکس چوزے ۵۰ روپے سینکڑہ

ہر قسم کی جسمانی کمزوریاں دور کرنے کے لئے مستقل
فائدہ کی مجرب دوا
بیور الفلفا ٹانک
استعمال کیجئے قیمت فی شیشی ایک ماہ کے لئے ۳/ روپے خرچہ ڈاک علاوہ
ایسے مایوس اور پریشان مریض جو ہر قسم کا علاج کرا کر
دل برداشتہ ہو چکے ہوں آج ہی تفصیلی علامات مرض لکھ کر مستقل
اور کامیاب علاج کروائیں۔ بذریعہ ڈاک بھی دوائیں بھیجی جاتی ہیں
خاکسار ہومیو ڈاکٹر ایس اے رحمان آر۔ ایم پی
شاہ ہومیوپیتھک سٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

PIA
پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز نے ربوہ کے لوگوں کو اب
ہوائی سفر کی سہولتیں دینے کے لئے ربوہ میں اپنی ایجنسی قائم کر دی ہے
احباب جماعت سٹیٹ بنک کی اجازت دینا اندرون و بیرون
ملک سفر کے لئے پی آئی اے کے ٹکٹ اور دیگر سفری
سہولیات ہم سے حاصل کریں۔ فون کے ذریعہ اور خط
کے ذریعہ بھی ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جا سکتی ہیں۔
ملک عبدالحفیظ منیجر
احمد برادرز جی ایس اے پی آئی اے ربوہ

بیاضِ نورالدین
یہ طبی کتاب حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح
الاول شاہی طبیب ریاست جموں کشمیر کی تصنیف ہے آخر
میں آپ کے معمولات بھی شامل ہیں اس لئے یہ کتاب ہر
گھر میں ہونا ضروری ہے۔ صفحات ۲۰۰ کاغذ
سفید چکنا مرتبہ مفتی فضل الرحمن صاحب۔
قیمت ہر دو حصہ یکجا مجلد سنہری ۱۳/۱/۲ روپے
علاوہ محصول ڈاک منگوانے کا پتہ:۔
شوکت بک ڈپو رجسٹرڈ شاہ دولہ چوک گجرات

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیش بہا کتب کا
مکمل سیٹ
۲۳ جلدوں میں
ہدیہ: ۲۶۰/۰۰ روپے
علاوہ محصول ڈاک
جلد ۵ تا ۹ اس وقت سٹاک میں ختم ہیں
جلد چھپنے پر خریداران کو دی جائیں گی ملنے کا پتہ:۔
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۴۸۱

فروخت زرعی زمین
۴ مربع آباد زرعی زمین
میاں چنوں کے علاقہ میں
قابل فروخت ہے
خریداری میں دلچسپی لینے والے
حضرات بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ
عبدالوحید
مکان ۶ گلی ۹۹ نسبت روڈ لاہور
سے رجوع کریں

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

سرگودھا سے گوجرانوالہ
اور
گوجرانوالہ سے سرگودھا
کے لئے
قابل اعتماد تیز رفتار اور وقت کی پابند
کراؤن بس سروس پر سفر کیجئے

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا قیمت چھ صد گولیاں ۲۰ روپے ناصر دواخانہ ربوہ فون ۵۳۴ گول کچہری بازار لائل پور فون ۲۰۵۴